تحیۃ الوضو اور تہجد کی ایک ساتھ نیت کرنا

مجیب: ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری

فتوی نمبر: WAT-3468

تاریخ اجراء: 15 رجب المرجب 1446ھ / 16 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا تحیۃ الوضو اور تہجد کی ایک ساتھ نیت کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! تہجد کی نماز ادا کرتے ہوئے تحیۃ الوضو کی نیت بھی کی جاسکتی ہے، بلکہ اگر وضو کرنے کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے پہلے کوئی بھی فرض، واجب، سنت یا نفل نماز ادا کرلی جائے، تو ضمناً تحیۃ الوضو کے نفل بھی ادا ہو جاتے ہیں، البتہ حدیث پاک پر عمل کا ثواب پانے کے لیے اس کی بطورِ خاص نیت ہونا ضروری ہے۔

مزید تفصیل یہ ہے کہ عباراتِ فقہاء کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر دونوں عبادتیں اصل نہ ہوں، بلکہ ایک مقصودی اور مستقل ہو اور دوسری ضمنی اور تبعی ہو، تو تبعی، مستقل کے ضمن میں ادا ہو جائے گی، لہٰذا ایک ہی نیت میں ایسی مختلف نمازوں کو جمع کرنا درست ہو گا، جیسا کہ تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو کی نماز مستقل نماز نہیں، اس لیے فقہائے کرام نے صراحت فرمائی کہ وضو کرنے کے بعد مسجد میں آکر فرض، واجب، سنت یا کوئی اور نفل نماز ادا کی اور اسی میں تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو کی نیت کی تو وہ بھی ادا ہو جائے گی، بلکہ اگر تحیۃ المسجد و تحیۃ الوضو کی نیت نہ بھی کی تب بھی حقِ مسجد اور حقِ وضو ادا ہو گیا کہ نئے سرے سے نماز کی حاجت نہیں۔

جو نماز مستقل نہ ہو بلکہ ضمنی ہو، جیسے تحیۃ المسجد (اور صلاۃ التوبہ بھی ضمنی ہی ہے) اس کو دیگر نمازوں کے ساتھ جمع کرسکتے ہیں، جیسا کہ علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1088ھ / 1677ء) لکھتے ہیں: ”ولو نافلتين كسنة فجر وتحية مسجد فعنهما“ ترجمہ: اگر کسی شخص نے دو (الگ الگ) نفل کی نیت کی، جیسے فجر کی سنتیں اور تحیۃ المسجد، تو دونوں نمازیں ہو گئیں۔

اوپر ذکر کردہ در مختار کی عبارت (ولو نافلتين) کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ

(سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) نے لکھا: "قد تطلق النافلة علی ما یشمل السنة وھو المراد ھنا"
ترجمہ: نفل کا اطلاق کبھی سنت پر بھی ہوتا ہے اور یہاں پر یہی مراد ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، جلد2، صفحہ 155، مطبوعہ کوئٹہ)

درمختار میں ہے "(ویسن تحیة) رب (المسجد، وھي ركعتان، وأداء الفرض) أو غیرہ، وكذا دخوله بنیة فرض أو اقتداء (ینوب عنھا) بلا نیة" ترجمہ: مسجد کے رب کی تحیت مسنون ہے اور وہ دو رکعتیں ہیں، اور فرض وغیرہ کی ادائیگی، یونہی مسجد میں داخل ہوتے ہی فرض یا اقتداء کی نیت سے ادا کی جانے والی نماز بھی بغیر تحیۃ المسجد کی نیت کے، تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔

ردالمحتار میں ہے "إن الأولى أن ینویھا بذلك الفرض لیحصل له ثوابھا أي ینوي بإیقاع ذلك الفرض في المسجد تحیة لله تعالى أو تعظیم بیته لأن سقوطھا به وعدم طلبھا لا یستلزم الثواب بلا قصدھا" ترجمہ: بہتر یہ ہے کہ اس فرض کے ذریعے اس کی نیت کرے تاکہ اسے اس کا ثواب حاصل ہو یعنی یہ نیت کرے کہ مسجد اس میں فرض کو اللہ تعالیٰ کی تحیت یا اس کے گھر کی تعظیم کے طور پر ادا کر رہا ہوں کیونکہ تحیۃ المسجد کا سقوط اسی فرض کے ذریعے ہے اور تحیۃ المسجد کا مطالبہ نہ ہو اس بات کو مستلزم نہیں کہ اس کی نیت کے بغیر ثواب بھی حاصل ہو جائے گا۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج2، ص 557، 556، 555، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی نوریہ میں سوال ہوا کہ چار رکعت نماز ادا کرتے ہوئے، ساتھ ہی تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو کی بھی نیت کر لی جائے تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟ یعنی پڑھے گا چار رکعتیں اور نیت آٹھ کی کر رہا ہے، تو اس کے جواب میں تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو کا ضمنی اور غیر مستقل ہونا حدیث پاک کی روشنی میں واضح کرتے ہوئے مفتی محمد نور اللہ نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1403ھ/1982ء) لکھتے ہیں: "پھر یہ سنت بھی یوں مستقل سنت نہیں کہ اس کا علیحدہ بہ نیتِ سنت پڑھنا ضروری ہو یا صرف مطلق نماز کی نیت سے استقلالاً ضروری ہو بلکہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے "رکعتین" حکم فرمایا ہے اور "رکعتین" نکرہ ہے تو ہر وہ نماز جو دو رکعت پر مشتمل ہو، فرض ہو یا سنت، ادا ہو یا قضاء اس کے پڑھنے سے "رکعتین" کا پڑھنا صادق آجائے گا اور تعمیلِ ارشاد ہو جائے گی، اگرچہ تحیۃ المسجد کی بھی نیت نہ کرے۔۔۔ امام نووی اور قسطلانی فرماتے ہیں: "والنظم للقسطلاني وتحصل بفرض اوبنفل آخر سواء نویت معه ام لا لان المقصود وجود صلوة قبل الجلوس وقد وجدت بما ذكر ولا یضرہ نیة التحیة

لانها سنة غیر مقصودة بخلاف نیة فرض وسنة مقصودة فلا تصح۔‘‘(فتاویٰ نوریہ، جلد1، صفحہ574، 575، مطبوعہ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور)

عمل بالا احادیث کا ثواب نیت ہونے کی صورت میں ہی ملے گا، چنانچہ مفتی محمد نور اللہ نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: ”الحاصل وضو یا غسل یا تیمم کرنے والا جب مسجد میں داخل ہو اور فرض نماز یا واجب ادا کرے یا قضا پڑھے یا سنت یا نفل پڑھے تو نماز شکر الوضو اور تحیۃ المسجد ساتھ ہی ادا ہو جائیں گی، **ہاں! عمل بالا احادیث کا ثواب نیت پر موقوف ہے، نیت، تحیۃ اور شکر کی کرلے، تو ثواب بڑھ جائے گا اور یہ اللہ رب العالمین کے فضل عمیم بجاہ الحبیب الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے کچھ بعید نہیں۔**(فتاویٰ نوریہ، جلد1، صفحہ580، مطبوعہ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم